



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جب گھر کی آمدنی میں مرد مصدر رئیس نہ ہو تو کیا وہ خاندان کا سربراہ شمار ہوگا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حکمرانی ایک ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے مرد کے ساتھ خاص کی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ مرد عورت کا امین ہے اور اس کے معاملات کی دیکھ بھال کرتا ہے اور اس کی حالت سدھارتا ہے اسے اچھے کام کا حکم دیتا ہے اور اسے برے کام سے روکتا ہے جس طرح کی ایک حکمران اپنی رعایا کے ساتھ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

وَالرِّجَالُ عَلَى النِّسَاءِ

"اور مردوں کو عورتوں پر فضیلت حاصل ہے۔"

اور ایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا :

الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا آفَضُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ ... سورة النساء ۳۴

"مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں۔"

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

مراد یہ ہے کہ مرد عورت پر قیم یعنی سربراہ ہے وہ اس کا رئیس بڑا اور اس پر حاکم ہے اور جب وہ ٹیڑھی ہو جائے تو اسے ادب سکھانے والا ہے۔

علامہ شفیعی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :

اس میں یہ اشارہ ہے کہ مرد عورت سے افضل ہے اس لیے کہ مرد ہونا شرف و کمال ہے اور نسوانیت طبعی اور پیدائشی طور پر وہی نقص ہے اور لکنا ہے کہ مخلوق اس پر متقی ہے۔ اس لیے کہ عورت کے لیے زیور اور زینت کی اشیاء سب لوگ ہی بتاتے ہیں کیونکہ وہ پیدائشی طور پر ہی نقص لانے والی ہے۔ البتہ نادر (مردوں سے زیادہ عقل مند) عورتوں کا کوئی اعتبار نہیں کیونکہ نادر کو کوئی حکم نہیں دیا جاتا۔

نیز حکمرانی کے بھی کچھ اسباب ہیں :

1۔ کمال عقل، کمال تمیز، امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ مردوں کو عقل اور تدبیر کی زیادتی میں عورتوں پر فضیلت حاصل ہے اس لیے انہیں عورتوں پر سربراہ کا حق دیا گیا ہے۔

2۔ کمال دین اس لیے کہ عورت کو حیض اور نفاس آتا ہے اور پھر وہ نہ تو روزہ رکھتی ہے اور نہ ہی اس مدت میں نماز پڑھتی ہے لیکن مرد ایسا نہیں کرتا۔

3۔ مال خرچ کرنا، یہ مرد پر واجب ہے عورت پر نہیں کیونکہ مرد وہ دیتا ہے اور عورت کے نان و نفقہ کا بھی ذمہ دار ہے۔ اس لیے جب خاوند بیوی کو نان و نفقہ نہ دے تو بیوی کو عدالت کے ذریعے نکاح فسخ کرانے کا حق حاصل ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ سربراہ صرف مرد کو ہی حاصل ہے جیسا کہ قرآن مجید نے بیان کیا ہے خواہ عورت اپنے آپ پر اور اولاد پر خرچ ہی کیوں نہ کرتی رہے بلکہ یہ احسان شمار ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

فَإِنْ طَلِئَ نَفْسٌ مِنْ عَمَلٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَهُوَ بِهَا نَرِيًا ... سورة النساء 4

"اگر وہ تمہیں اپنی خوشی سے کچھ مہر چھوڑ دیں تو اسے شوق سے خوش ہو کر کھاؤ۔"

لہذا ہر حالت میں سربراہی صرف مرد کو ہی حاصل ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ (سربراہی عورت کو حاصل ہو اور) مرد گھر سے نکلتے وقت عورت سے اجازت طلب کرے۔ (واللہ اعلم) (مزید تفصیل کے لیے دیکھئے۔ احکام القرآن لابن العربی (1/531) احکام القرآن بمصاح (2/188) تفسیر قرطبی (2/169) تفسیر ابن کثیر (1/491) انواء البیان للشفیعی (1/136) (شیخ محمد المنجد)

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص 333

محدث فتویٰ

